Lesson 26. Al-Baqarah (Ayaat 211 - 216): Day 90 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

آج کے سبق کا خلاصہ: ہم نے پچھلی آیات میں دیکھا کہ کچھ لوگ اپنے دل میں نفاق رکھتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دُنیا کی عزّت اور فائدہ پالیں گے۔ لیکن حقیقت میں منافق دنیا اور آخرت دونوں میں خسارہ پاتا ہے۔ اور ہم نے یہ قول بھی سنا اور پڑھا تھا کہ۔ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ کناروں پر نہ رہو۔ آج کے سبق میں بنی اسرائیل کے اجتماعی نفاق کی بات ہو رہی ہے۔ جس چیز نے آج کے مسلمان کو اسلام میں پورا داخل ہونے سے روکا ہے اُسی چیز نے بنی اسرائیل کو بھی اپنے دین پر عمل کرنے سے روکا تھا۔ گو کہ اللہ نے اُن کو نشانیاں دیں۔ نعمتوں اور عذاب دونوں صورت میں۔

اللہ تین طرح سے اپنی نشانیاں پیش کرتا ہے۔ سب سے پہلے اللہ انبیاء کرامؑ کے ذریعے یہی آیات بھیجتا ہے ہماری یہ قرآن کی ٦٦٦٦ آیات اللہ کی نشانیاں ہیں۔ جب لوگ اس سے نہیں سمجھتے تو اللہ اُن پر آزمائش ڈال دیتا ہے۔ کب کیسے کی تفصیل ہم آگے جا کر سورۃ عراف میں پڑھیں گے۔ جب لوگ وحی سے نہیں سمجھتے تو اللہ اُن کو دُکھ اور غم میں پکڑتا ہے۔ پھر کچھ لوگ تو اس سے سبق سیکھ لیتے ہیں اور اللہ کی طرف پلٹ آتے ہیں لیکن کچھ لوگوں پر پھر بھی اثر نہیں ہوتا تو اللہ اُنہیں دنیا کے مال و دولت کی چمک دکھاتا ہے۔

آج کے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ کیسے بنی اسرائیل کے علماء کو دنیا اور مال کی محبت نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ انہون نے دین کو بدل دیا۔ جب دیندار لوگ اللہ کے دین میں اپنی مرضی سے تبدیلیاں کرتے ہیں تو عام لوگ دُنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سیدھے سادے اللہ کی محبت میں سرشار لوگوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

اللہ نے ان آیات میں بتادیا کہ جن ایمان والوں کا آج یہ مذاق اُڑارہے ہیں کل وہ اعلیٰ درجات میں ہونگے۔

آج کے سبق کا خاص نقطہ دیکھیں گے کہ انسانیت کا آغاز کہاں سے ہُوا۔ جہلات سے یہ اسلام سے۔ آج جو ہماری تھیوری ہے کہ انسان پہلے جانوروں جیسی زندگی گزار رہا تھا وہ کتنی غلط ہے۔

سب انسان پہلے اسلام پر تھے پھر آہستہ آہستہ وہ گناہوں میں گرفتار ہو گئے۔

جنّت آسان راستہ نہیں ہے، دل، زبان اور عمل سے مسلمان ہونگے تو پھر ہی کامیاب ہونگے۔

خرد نے کہہ بھی دیا 'لاالہ' تو کیا حاصل۔ دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہم اپنے لئے سبق دیکھیں گے۔ اسلام ہمیں مال کے بارے میں کیا سکھاتا ہے۔ کبھی کبھی کوئی چیز ہمیں مشکل لگتی ہے لیکن اُس میں ہمارے لئے خیر ہوتی ہے۔ یا کوئی چیز آسان لگتی ہے لیکن ہمارے لئے شر بن جاتی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم اِس کی حکمتوں کو سمجھیں۔ اللہ ہمیں قرآن کا فہم عطا کرے۔

سَلۡ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ كَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنۡ يُّبَدِّلۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ (اے محمدؐ) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دیں۔ اور جو شخص خدا کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد بدل دے تو خدا سخت عذاب کرنے والا ہے ﴿۲۱۱﴾

سل قرآن میں ایسے ہی ہے جیسے قُل ہے۔ قُل سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ قرآن نبی پاکؐ پر نازل ہُوا تھا، انہوں نے خود نہیں لکھا تھا۔

یہاں نبی پاکؐ سے فرمایا جارہاہے کہ آپ پوچھیں۔بنی اسرائیل جو مدینہ میں تھے یا جو مشرکین مکّہ والے تھے کہ اللہ نے پہلے بھی کئی نشانیاں دکھائی تھیں۔

بنی اسرائیل کو اللہ نے کونسی نشانیاں دکھائی تھیں۔ مختصراً یہ ہیں۔

موسیٰؑ خود ایک نشانی تھے۔ موسیٰؑ کا بچپن ہم سب کے سامنے ہے۔ کیسے سمندر سے تیرتے ہوئے محفوظ تھے۔ فرعون کی گود میں پلے بڑھے۔ موسیٰؑ سے قتل ہوا لیکن خود محفوظ رہے۔ اللہ نے موسیٰؑ کو بار بار بچایا۔ اللہ وہ ہے جو فرعون کے گھر میں ہی موسیٰؑ کی حفاظت کرتا ہے۔

موسیٰؑ کو چمکتا ہوا ہاتھ دیا(وہ اپنے ہاتھ کو اپنے بازو کے نیچے سے نکالتے تو کرسٹل کی طرح چمکتا ہوا نکلتا)، اور عصا جو ضرورت کے وقت سانپ بن جاتا تھا۔ موسیٰؑ اپنی لاٹھی کو زمین پر چھوڑتے تو سانپ بن جاتا۔ یہاں سے ایک اور بات سمجھ میں آتی ہے کہ اسی طرح جب اللہ ہم سے فرماتے ہیں کہ حرام چھوڑ دو تو ہم کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ اصل اطاعت یہی ہے۔

تیسری نشانی وہ نو قسم کے عذاب تھے جو بنی اسرائیل پر آئے۔ سورہ الاعراف میں تفصیل پڑھیں گے۔ بنی اسرائیل پر مینڈکوں کا عذاب آیا۔ ان کے گھروں میں، کھانوں میں، پانی ہر جگہ مینڈک آ گئے۔ خون، جوئیں، سُسری، قحط، پھلوں کی کمی کا غرض نو طرح کے عذاب آئے۔

پھر آگے جاکر اللہ نے موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو بچالیا اور فرعون کو ڈبو دیا۔

من و سلویٰ اور پانی کے چشمے عطا ہوئے اور سورۃ البقرہ میں پیچھے ہم نے پڑھا کہ اللہ نے کیسے وادی طین میں بنی اسرائیل پر اپنی رحمت کی۔ بادل نے سایہ کر دیا۔

اللہ قوموں کو جھنجوڑ تا ہے۔ کبھی زلزلوں میں ڈال کر کبھی نعمتیں عطا کر کے۔

یہاں پیغام یہ ہے کہ جو دلیل سے نہیں مانتے وہ معجزے سے بھی نہیں مانیں گے۔

بعض اوقات ہم لوگوں کی ہدایت کے لئے بہت حریص ہوتے ہیں۔ کہ اپنی قرآن کلاس کے اُصول اور ضابطے آسان کر دیں۔ لیکن جب اللہ انبیاء کرامؑ کو بھیجتا ہے تو کئی لوگ سب کچھ دیکھنے کے باوجود نہیں مانتے۔

"اور جو شخص خدا کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد بدل دے تو خدا سخت عذاب کرنے والا ہے"

اللہ کی نعمت، اللہ کے احکام ہیں۔ جب ہم نہیں مانتے تو اللہ کے احکام کی ناقدری کرتے ہیں۔ سب سے بڑی نعمت علم اور ہدایت کی نعمت ہے۔

ایمان کے بعد جب لوگ علم حاصل نہیں کرتے تو دین کو پوداسوکھنے لگتا ہے۔ لوگ مان مانی کرنے لگتے ہیں۔ آئیڈیل صورتِ حال یہ ہے کہ قرآن اور سُنّت کا علم حاصل کریں۔

ہم سے اس آیت میں کہا جارہا ہے کہ مسلمانو تم وہ نہ کرنے لگ جانا جو تم سے پہلی قوموں نے کیا۔

حدیثِ رسول ﷺ ہے کہ ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟)) بخاری

«تم لازماً اپنے سے پہلوں کے طور طریقوں کی پیروی کروگے' بالشت کے مقابلے میں بالشت اور ہاتھ کے مقابلے میں ہاتھ۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم بھی گھس کر رہو گے »۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہود و نصاریٰ کی؟ آپ نے فرمایا: «تو اور کس کی؟»

ہم کیا کر رہے ہیں؟ دوسروں کی پیروی میں کہاں تک جا رہے ہیں؟

جب تک ہم اسلام کی قدر نہیں کرینگے کوئی دوسرا کیوں کرے گا۔ اپنا ایمان چیک کرتے رہیں۔ یاد رکھیں نعمت بدلتی نہیں بلکہ نعمت چھن جاتی ہے۔ اسلام نور ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ کافر اس نور کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اسلام کا نور ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اگر ہم اپنے دین کی قدر نہین کرینگے تو کافر چاہے ہمارے نبی ﷺ کے کارٹون بنائیں یا قرآن کی بے حرمتی کریں۔ ہم دوسروں کو کیسے روک سکتے ہیں؟

جو کوئی اللہ کی نعمت کو پانے کے بعد اس میں تبدیلی کرتا ہے' یا اس میں تحریف کرتا ہے یا خود غلط روش اختیار کرتا ہے تو اس کو جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس طرزِ عمل پر بہت سخت سزا دیتا ہے۔ بنی اسرائیل ہی کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ قرآن حکیم میں ان سے دو مرتبہ فرمایا گیا:

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

: (البقرۃ) «اے بنی اسرائیل! یاد کرو میرے اس انعام کو جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تمہیں فضیلت عطا کی تمام اہلِ عالم پر»۔

لیکن پھر ان ہی کے بارے میں فرمایا گیا: وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ: (البقرة:61) «اور اُن پر ذلت و خواری اور محتاجی و کم ہمتی تھوپ دی گئی اور وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے»۔ اور یہ مضمون بھی سورہ آل عمران میں دوبارہ آئے گا۔

کھانے کی ترکیب سب کے پاس ایک ہی ہو تو سب کا کھانا اسی طرح کا پکے گا۔

اب اگر ہمارے کام بنی اسرائیل جیسے ہیں تو نتیجہ بھی ویسا ہی نکلے گا۔

اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا﴿۳۰﴾ سورۃ الفرقان

پھر قیامت کے دن تو رسول بھی شکایت کرینگے۔ یا اللہ یہی قوم ہے جس نے تیری کتاب کو چھوڑا ہوا تھا۔ ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

یہ کیسے پتا چلتا ہے کہ ہم کسی چیز کی قدر کرتے ہیں؟ جب تک ہم قرآن اور دین کے لئے قربانی نہیں دینگے۔

ہدایت اور دین کی روشنی پانے کے بعد کوئی شخص نفس کی خواہشات میں پڑ جائے تو اللہ اس کو یہاں کفر کہہ رہے ہیں۔

لوگ کیسے اور کیوں دین سے دور ہو جاتے ہیں؟

زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا وَيَسۡخَرُوۡنَ مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۘ وَالَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ﴿۲۱۲﴾ اور جو کافر ہیں ان کے لئے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ہے اور وہ مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں لیکن جو پرہیزگار ہیں وہ قیامت کے دن ان پر غالب ہوں گے اور خدا جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا : ان کافروں کے لیے دنیا کی زندگی بڑی مزین کر دی گئی ہے۔

ایک تو آج کل ہم فن کے دلدادہ ہو گئے ہیں۔ ہر چیز میں عیش کا سامان ڈھونڈتے ہیں۔ دوسرا جو چار چیزیں عام کر دی گئی ہیں۔ کنسرٹ، شوز، شراب جوا، زنا، اگر یہ نہیں تو فن ہی نہیں۔ یہ کوئی مسلمان کیسے کرے گا؟

کتاب کو ہدایت بنالیں۔ گناہ سے بچیں۔ یہ نہ کہیں کہ شادی ہو جائے پھر توبہ کروں گی۔ یا بوڑھی ہو کر توبہ کرونگی۔

یہاں کی چمک دمک اور شان و شوکت ان کے لیے بڑی محبوب و دل پسند بنادی گئی ہے۔ ویسے تو نئے ماڈل کی لمبی لمبی چمکیلی کاریں' اونچی اونچی عمارتیں اور وسیع و عریض کوٹھیاں کس کو اچھی نہیں لگتیں' لیکن کفار کے دلوں میں مال و اسبابِ دُنیوی کی محبت اتنی گھر کر جاتی ہے کہ پھر کوئی اچھی بات ان کی زندگی میں نہیں رہتی' اور نہ ہی کوئی اچھی بات ان کے اوپر اثر کرتی ہے۔ اہل ایمان کو بھی اگر ایمان کے ساتھ یہ نعمتیں ملیں تو یہ مستحسن ہیں۔

قرآن کہتا ہے کہ : قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ : (الاعراف: 32) (اے نبی! ان سے) کہیے: کس نے اللہ کی اُس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا تھا اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں؟

آرائش کے لئے چیزیں استعمال کریں نمائش کے لئے نہیں۔

اچھا کھانا' اچھا پینا' اچھا پہننا حرام نہیں ہے۔ اللہ نے اس کو لوگوں کے لیے ممنوع نہیں کیا۔ ایک مسلمان دین کے تقاضے ادا کر کے' اللہ کا حق ادا کر کے اور حلال سے کما کر ان چیزوں کو حاصل کرے تو کوئی حرج نہیں۔

وَيَسۡخَرُوۡنَ مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا : اور وہ مذاق اڑاتے ہیں اہلِ ایمان کا۔

ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ ذرا اِن پاگلوں کو'ان بے وقوفوں کو'ان fanatics کو دیکھو'جنہیں اپنے نفع و نقصان کا کچھ ہوش نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ بعض لوگ سچّے دینداروں کو بے وقوف سمجھتے ہیں۔لوگوں سے ڈر کر بعض اوقات ہم دین پر عمل نہیں کرتے۔ یہ اللہ کی طرف سے ہمارے لئے امتحان ہے۔دینداروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اُن کے طرح طرح کے نام رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ: اور جن لوگوں نے تقویٰ کی روش اختیار کی تھی قیامت کے دن وہ ان کے اوپر ہوں گے۔

وہ ان کافروں کے مقابلے میں عالی مرتبت اور عالی مقام ہوں گے

بلکہ سورۃ المُطفّفین میں تو یہاں تک آیا ہے کہ جنت میں جانے کے بعد اہلِ ایمان کفارؔ کا مذاق اڑائیں گے۔ پھر اللہ وہاں دکھائیں گے کافروں اور مشرکین کا کیا حال ہے۔

﴿۲۹﴾ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے ﴿۳۰﴾ اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے ﴿۳۱﴾ اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں ﴿۳۲﴾ حالانکہ وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ﴿۳۳﴾ تو آج مومن کافروں سے ہنسی کریں گے ﴿۳۴﴾ (اور) تختوں پر (بیٹھے ہوئے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے ﴿۳۵﴾ تو کافروں کو ان کے عملوں کا (پورا پورا) بدلہ مل گیا ﴿۳۶﴾ سورۃ المُطفّفین

یہ قرآن کا بہترین انداز ہے کہ ایک آیت کی تفسیر دوسری آیت سے ہوتی ہے۔

جن لوگوں نے دین کے لئے قربانی دی قیامت کے دن ان کو عزّت ملے گی۔ حجاب پہن کر بڑی لگتی ہیں تو کوئی بات نہیں۔

پھر اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ جس کو چاہے گا بے حساب عطا فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ: اور اللہ تعالٰی رزق عطا فرمائے گا جس کو چاہے گا بے حساب۔

اللہ اُمید سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔ اگر حالات مشکل بھی ہونگے تو اللہ گمان سے بھی زیادہ عطا کرے گا۔ اللہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ دے گا۔

جب سیڑھی پر چڑھنے لگتے ہیں تو پچھلی سیڑھی چھوڑنی پڑتی ہے۔ دین اور اسلام کے لئے قربانی دینے سے اللہ اعلٰی درجات عطا فرماتے ہیں۔ یہ صرف ہمارے لئے ٹیسٹ ہوتے ہیں۔

ہم جب کوئی نوکری کرتے ہیں تو کلمہ پڑھ کر مشکل آتی ہے۔ انٹرویو ہوتا ہے، جب ملازمت کرنے لگتے ہیں تو آسانی بھی آجاتی ہے اور تنخواہ بھی ملنی لگتی ہے۔

جب اللہ کی راہ میں چل پڑتے ہیں تو ہم لطف اندوز ہونے لگتے ہیں۔ اللہ ہم سے راضی ہوتا ہے تو ہم بھی اللہ سے راضی ہو جاتے ہیں۔

ہیرے کی مثال دیکھ لیں کہ کیسے کاربن ہوتا ہے، اس کو رگڑ رگڑ کر صاف کیا جاتا ہے، تراش خراش کی جاتی ہے پھر کہیں جا کر اس کی قدر و قیمت بڑھتی ہے۔ ہیرے کی اپنی کوئی روشنی نہیں، سورج کی روشنی میں ہی چمکتا ہے۔

یہ مثال اپنے اوپر لے لیں کہ ہم دین کی روشنی میں چمکیں گے۔ قربانی اور مشکلات سے نہ گھبرائیں۔

جب اللہ عطا فرماتا ہے تو دنیا میں بھی بے حساب ملتا ہے۔ جتنا اللہ کے آگے جھکیں گے اُتنا ہی ملے گا۔

بندگی کیا ہے؟ اللہ والا کیسے بنیں۔

اپنی مرضی چھوڑ کر رَبّ کی مرضی اپنالیں۔ اللہ کی مان لیں

بیوی اور شوہر کی صلح بھی تب ہی رہے گی جب ایک دوسرے کی مان لیں گے۔

سیدھے راستے پر رہیں گے تو ہدایت پر ہونگے۔ اللہ کو چھوڑ کر اندھیروں میں بھٹک جائینگے۔

کبھی کسی کو حقیر نہ سمجھیں۔

کسی کے دین کی وجہ سے اُن کا مذاق نہ بنائیں۔ آج ہمارے معاشرے میں مولوی کے لطیفے بنائے جاتے ہیں۔ اللہ والے کا مذاق نہ بنائیں۔

علیؓ فرماتے ہیں کہ جو کوئی کسی کو اس کے فقر اور فاقے کی وجہ سے حقیر جانے اُسے سب کے سامنے ذلیل کیا جائے گا۔ جو کوئی کسی مرد یا عورت پر بہتان باندھے گا اُسے آگ کے ٹیلے پر کھڑا کیا جائے گا اور وہ وہاں پر کھڑا ہو کر اقرار کرے گا کہ میں نے ان پر بہتان باندھا تھا۔

اللہ حلال رزّق میں برکت ڈال دیتے ہیں۔ بہت لوگ دین کی طرف اس لئے نہیں آتے کہ حرام ذرائع آمدنی چھوڑنے پڑیں گے۔ شراب اور لاٹری نہیں بیچ سکیں گے۔

اللہ کے دین اور، دیندار لوگ، اور کسی عام شخص کا بھی مذاق نہ اُڑائیں۔ یہ اللہ کے فیصلے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مدد کریں۔ حوصلہ دیں۔ بعض لوگ نقاب اور پردے کی وجہ سے باہر جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ ضرور جائیں اور دکھائیں کہ سب کچھ ممکن ہے۔

زینت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ دلیل سورۃ الحجرات آیت 7

لیکن خدا نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں ﴿۷﴾

شیطان کافروں کے لئے اُن کے کام زینت بنا دیتا ہے کی دلیل سورۃ الانعام آیت ۴۳

اور جو وہ کام کرتے تھے شیطان ان کو (ان کی نظروں میں) آراستہ کر دکھاتا تھا ﴿۴۳﴾

ہمارا دین بھی کھوکھلا لگتا ہے، اصل تڑپ نہیں ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ ہم غور و فکر کریں۔

علامہ اقبالؒ کا شعر ہے؛

رہ گئی رسم اذان روح بلالی نہ رہی۔ فلسفہ رہ گیا، تلقین غزالی نہ رہی

اللہ ہمیں دین کی اصل روح لینے والا بنا دے۔ آمین